باب 9

انسان پر قدرتی ماحول کے اثرات

(Effects of Physical Environment on Man)

طبعی جغرافیہ انسان کے اس ماحول کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے جسے عام طور پر قدرتی ماحول کہتے ہیں۔ باالفاظ دیگر جغرافیہ کی یہ شاخ اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح انسان کی معاشتی واقتصادی سرگرمیاں جہاں تک ان کا تعلق رہنے سہنے، پیداوار، رسل ورسائل، اشیا کی تقسیم، طرز زندگی اور بستیوں کے قائم ہونے سے ہے طبعی ماحول سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔

قدرتی یا طبعی ماحول (Natural or Physical Environment)

کسی جگہ کے لوگوں کی زندگی ایک اتفاقیہ امر نہیں ہے۔ بلکہ ماحول کا نتیجہ ہے۔ لوگوں کی ضروریاتِ زندگی، پیشے، تہذیب وغیرہ سبھی ماحول کے سانچے میں ڈھل کر خاص صورتیں اختیار کر لیتی ہیں۔ مختلف ممالک کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ایک ہی ترقی کی منزل پر نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی تجارتی و اقتصادی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہے اور کوئی پسماندہ ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ظاہر ہے کہ آب وہوا، محل وقوع اور سطح کے مختلف ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کی پیداوار، تجارت اور اقتصادی حالات یکساں نہیں ہو سکتے۔ بعض ممالک زرعی اہمیت کے حامل ہیں اور بعض صنعتی ہیں۔ ان اختلافات کی بنا پر ماحول کا اختلاف ہے۔ مثلاً وہ لوگ جو بحیرہ شمالی کے ساحلی علاقے میں بستے ہیں ان کا پیشہ زیادہ تر ماہی گیری کے لیے مناسب حالات پیدا کرتے ہیں۔ ناروے، برٹش کولمبیا اور جنوبی چلی کے فیرڈ قسم کے ساحل کاشتکاری کے لحاظ سے ہرگز مفید نہیں ہیں کیونکہ سطحی خدوخال اور آب وہوا موزوں نہیں ہیں۔ ایسے علاقوں میں لوگ عام طور پر جہاز رانی میں دلچسپی لیتے ہیں کیونکہ قدرتی ماحول ان کے لیے سازگار حالات پیدا کرتا ہے۔ سویڈن کے ملک میں ہزاروں لوگ جنگلات کی لکڑی کاٹنے میں مصروف ہیں۔ یو۔ ایس۔ اے کی ریاست وس کانسن میں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ صنعت شیر (Darrying) ہے اور ریاست ٹیکساس میں کپاس کی کاشت اکثر لوگوں کی مصروفیت کا باعث ہے۔ کیلیفورنیا میں پھلوں کی کاشت بے شمار لوگوں کا ذریعہ معاش ہے۔ پیشوں کے ساتھ ماحول کی موافقت کی عمدہ مثال برطانیہ کا ملک پیش کرتا ہے۔ جہاں کوئلے کی کثرت کی وجہ سے ملک کے باشندوں کا زیادہ رجحان صنعت اور تجارت کی طرف ہے۔ ان تمام مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ انسانی معاشرے، تمدن اور پیشوں میں ماحول کا کس قدر دخل ہے۔ ماحول دو قسم کا ہے۔ طبعی اور غیر طبعی۔

طبعی ماحول سے مراد محل وقوع، آب وہوا، ساحلی علاقے، سطح، قدرتی وسائل، پہاڑ، دریا وغیرہ ہیں۔

طبعی ماحول کا اثر (Effects of Physical Environment)

محل وقوع (Location)

کسی ملک کی تجارتی ترقی کا انحصار زیادہ تر اس کے محل وقوع پر ہوتا ہے۔ تجارتی اعتبار سے بہت اچھا محل وقوع ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرب وجوار میں خام اشیا باآسانی دستیاب ہوسکتی ہوں۔ ذرائع آمدورفت آسان ہوں۔ منڈیاں قریب ہوں اور آب وہوا خوشگوار ہو۔ مثال کے طور پر برطانیہ کا محل وقوع تجارتی نکتہ نگاہ سے اس لیے اچھا ہے کہ یہ خشکی کے نصف کرّہ کے وسط میں واقع ہے اور بہت سے ممالک کے ساتھ تجارت آسانی سے ہوسکتی ہے۔ ساحل کٹا پھٹا ہے۔ آب وہوا صحت مند ہے اور تمام اشیا آسانی سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صنعتی علاقے کے قریب ہونے کی وجہ سے ہی تجارتی ترقی حاصل کر لیتے ہیں۔ مثلاً اٹلی کے لوگوں نے اپنے ہمسایہ ممالک سے فنی ہنرمندی، تجارتی خیالات اور معاشرتی اصول حاصل کر کے ملک کی تجارت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ برخلاف اس کے طبعی اعتبار سے ناموافق محل وقوع والے علاقے تجارت میں ہمیشہ پسماندہ رہتے ہیں۔ مثلاً سائبیریا، گرین لینڈ، چلی اور الاسکا۔

ساحلی نوعیت کی اہمیت وافادیت (Importance of Nature of Coast)

بحری تجارت جو کہ آج کل بین الاقوامی تجارت میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے کا دارومدار ساحل کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ دنیا میں ایسے ممالک بھی ہیں جو کہ اندرونی ممالک کہلاتے ہیں یعنی ان کا ساحل نہیں ہوتا مثلاً افغانستان، بولیویا اور سوئٹزرلینڈ ایسے ممالک تجارت میں ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں۔ جن ممالک کا ساحل کٹا پھٹا ہوتا ہے وہاں اچھی اور محفوظ بندرگاہیں بن سکتی ہیں اور آسانی سے تجارت ہوسکتی ہے۔ برطانیہ کا ساحل اس قدر کٹا پھٹا ہے کہ ملک کا کوئی حصہ بھی ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ اس لیے بیرونی ممالک کے ساتھ درآمدی اور برآمدی تجارت میں اخراجات کی بہت کفایت ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح ہالینڈ کو بھی اس کے کٹا پھٹا ساحل ہونے کے سبب ایک خاص تجارتی اہمیت حاصل ہے۔

دریاؤں کے اثرات (Effects of Rivers)

تمام طبعی عوامل کی نسبت دریاؤں کا اثر انسانی تہذیب وتمدن پر بہت زیادہ ہے۔ پرانی تہذیب کے تاریخی حالات کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ابتدائی تہذیب کے مرکز دریاؤں کی وادیاں تھیں۔ دریا رسل ورسائل کا ایک ایسا قدرتی ذریعہ ہیں کہ مال واسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے منتقل کیا جاسکتا ہے اور زرعی سرگرمیوں کے لیے نہایت موزوں علاقے مہیا کرتے ہیں۔ چنانچہ پرانے وقتوں میں دریائے نیل، دجلہ وفرات، گنگا وسندھ اور ہوانگ ہو کی وادیاں انسانی تہذیب کا گہوارہ تھیں۔

اقتصادی طور پر مفید ہونے کے لیے دریا کو مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے۔

1- سردی کے موسم میں منجمد نہ ہوں تا کہ سارا سال جہاز رانی ہوسکے۔

2- کافی گہرے ہوں تا کہ جہاز رانی میں رکاوٹ نہ ہو۔

3- ان کی گزرگاہوں میں آبشاریں یا کسی اور قسم کی رکاوٹیں حائل نہ ہوں۔

4- سال کے کسی حصے میں خشک نہ ہوں۔

یہ خوبیاں زیادہ تر پاکستان اور شمالی ہندوستان کے دریاؤں میں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے یہ زیادہ مفید ہیں۔ برخلاف اس کے دکن کے دریا سردیوں میں خشک ہوجاتے ہیں اور ان کی گزرگاہوں میں رکاوٹیں بھی موجود ہیں۔ جرمنی کے دریا ملک کی صنعتی دولت کے رسل و رسائل اور ترقی تجارت کے لیے بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ ملک کی بڑی شاہراؤں کا کام دیتے ہیں۔ دریاؤں کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ زرخیز مٹی اور کھاد وغیرہ مہیا کرتے ہیں اور ان کی بدولت دنیا کے بہت سے حصوں میں وسیع ہموار زرخیز میدان پیدا ہوگئے ہیں جو زرعی پیداوار کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ دریائے نیل کو مصر کا تحفہ کہتے ہیں کیونکہ مصر کی خوشحالی اس کے ساتھ وابستہ ہے ورنہ مصر ایک وسیع ریگستان کا حصہ ہوتا۔

پہاڑوں کے اثرات (Effects of Mountains)

زیادہ بلند پہاڑ عام طور پر سدراہ ہوتے ہیں اور طرفین کے لوگوں کے درمیان باہمی میل جول اور تعلقات میں مکمل طور پر رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوہ ہمالیہ کا اثر ملاحظہ کیجیے۔ پاک و ہند برعظیم اور تبت کے درمیان ایک مسلسل دیوار ہے جس کی وجہ سے اہل تبت کی تہذیب وطرز تمدن، لباس، زبان اور نسل قبل الذکر علاقے کے رہنے والوں سے ہر لحاظ سے مختلف ہے۔

چونکہ کوہستانی علاقوں میں سڑکیں اور ریلوے لائنیں بنانا مشکل ہے اس لیے ذرائع آمدورفت دشوار گزار ہوتے ہیں۔ زمین کے پتھریلا اور بنجر ہونے کی وجہ سے قابل کاشت رقبہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ زرعی پیداوار کی کمی ہوتی ہے اور عام طور پر لوگ غربت کا شکار ہوتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قدرت نے دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں بنائی۔ جہاں ایک چیز میں خامیاں اور نقائص نظر آتے ہیں وہاں کئی قسم کی خوبیاں بھی پنہاں ہوتی ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوجائے گا کہ نقائص کے مقابلے میں پہاڑوں کے فائدے بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً پہاڑ:۔

1- بارش برسانے کا موجب ہیں۔

2- متصلہ علاقوں کی آب و ہوا پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ سلسلہ کوہ ہمالیہ وسطی ایشیا کی موسم سرما کی سرد ہواؤں کو پاکستان و ہندوستان میں آنے سے روکتا ہے اور موسم گرما کی جنوب مغربی مون سون ہوائیں اس سے ٹکرا کر برعظیم کے بیشتر حصے میں بارش برساتی ہیں۔ اس بارش کی بدولت یہ علاقہ زرعی پیداوار کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

3- پہاڑوں سے دریا نکلتے ہیں جن سے ملک کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں۔

4- پہاڑوں کی ڈھلانوں پر وسیع چراگاہیں پائی جاتی ہیں جہاں بہت سے لوگ بھیڑ بکریاں پال کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔

5- پہاڑوں کی ڈھلانیں وسیع جنگلات سے ڈھکی ہوتی ہیں جن سے بے شمار خام اشیا جن پر کئی قسم کی صنعتوں کا دارومدار ہے حاصل ہوتی ہیں۔

6- اکثر پہاڑوں سے معدنی دولت حاصل ہوتی ہے۔

7- پہاڑوں، نالوں اور دریاؤں کی گزرگاہوں میں ناہموار سطح ہونے کی وجہ سے آبشاریں پیدا ہوتی ہیں جن سے برق آبی حاصل کر کے صنعتی اداروں اور کارخانوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ ناروے، سویڈن، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، سپین اور اٹلی ایسے ممالک ہیں جہاں موافق حالات موجود ہونے کی وجہ سے برق آبی حاصل کرنے میں بہت ترقی ہوئی ہے۔

میدانوں کے اثرات (Effects of Plains)

روئے زمین پر میدان سب سے زیادہ گنجان آباد علاقے شمار ہوتے ہیں اور یہاں روزی کمانے کے بے شمار ذرائع پیدا ہو جاتے ہیں اور زندگی کی جدوجہد میں زیادہ مشکل پیش نہیں آتی۔ ذرائع آمدورفت بہت آسان ہوتے ہیں اور مال واسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ میدانی علاقے انسانی زندگی کے لیے بہت سے فائدے اور آسانیاں مہیا کرتے ہیں۔

1- زمین زرخیز ہونے کی وجہ سے کاشتکاری آسان ہے اور پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔

2- سطح ہموار ہونے کے سبب سڑکیں اور ریلوے لائنیں آسانی سے بن سکتی ہیں جیسا کہ گنگا اور سندھ کے میدان میں سڑکوں اور ریلوں کا جال بچھا ہوا ہے۔

3- زرعی ترقی کی بدولت ایسی صنعتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کا دارومدار زرعی پیداوار پر ہوتا ہے۔ چنانچہ زرعی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی حاصل کرنے کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں اور آبادی گنجان ہونے کی وجہ سے اندرونی تجارت قائم ہو جاتی ہے۔ ذرائع رسل ورسائل اچھے ہوں تو درآمدی و برآمدی تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

4- معدنیات، جنگلات، مچھلیوں کی پیداوار وغیرہ میدانی علاقوں کے بڑے قدرتی ذرائع ہیں جو ملک کی خوشحالی کا موجب ہوتے ہیں۔ کثرت معدنیات والے علاقے کے لوگوں کا بڑا پیشہ کان کنی ہوتا ہے اور وہاں معدنیات کے حصول کے ساتھ ساتھ کئی قسم کی صنعتیں بھی قائم ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ آسٹریلیا کی صنعتی ترقی کی بڑی وجہ اس کی معدنیات کی کثرت ہے۔

جنگلات کے علاقوں میں لوگوں کا بڑا پیشہ لکڑی کاٹنا اور اس کے متعلقہ پیشے ہوتے ہیں۔ ناروے اور سویڈن کے جنگلات بہت وسیع ہیں جن کی لکڑی سے کئی قسم کی صنعتیں مثلاً کشتیاں بنانا، کاغذ تیار کرنا اور دیاسلائیاں بنانا قائم ہو گئی ہیں۔

آب و ہوا کے اثرات (Effects of Climate)

آب و ہوا سطح زمین پر بلاواسطہ انسان کی روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس طرح یہ ماحول کا ایک اہم جزو ہے۔ اس

میں شک نہیں کہ آب وہوااور نسلی خصوصیات کے مابین اختلاف رائے ہے لیکن یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

اس سے قبل آپ پڑھ چکے ہیں کہ لوگ جس علاقے میں رہتے ہیں ان کی زندگی پر ان کے طبعی ماحول کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ ریگستانوں کے باشندے رہنے سہنے اور اپنے کام کاج کے طریقوں کے اعتبار سے بارانی علاقوں کے لوگوں سے مختلف ہیں۔

جنگلات کے خطوں میں بسنے والے اپنی چال ڈھال اور روزی کمانے کے طریقوں کے لحاظ سے ریگستان کے باشندوں سے الگ تھلگ نظر آتے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ مختلف قسم کی آب وہوا ان کی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

انسان کی خوراک، لباس اور رہنے سہنے کا انحصار آب وہوا پر ہے۔ اچھی آب وہوا انسانی زندگی پر اچھے اثرات مرتب کرتی ہے اور آلودگی سے سیر شدہ آب وہوا بیماریاں اور وبا پھیلانے کا سبب بنتی ہے اور صحت عامہ پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ پہلے وقتوں میں تجارت بادبانی جہازوں کے ذریعے عمل میں لائی جاتی تھی اور تجارتی شاہرائیں ہوائی روؤں کے زیر اثر ہوتی تھیں جو آج کل ہوائی سروس کے دور میں بھی قائم ہے۔

مزید برآں آب وہوا سطح زمین پر اس کے نقوش میں تبدیلیاں لانے میں بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ کوہستانوں، میدانوں، آب رواں، یخ کے عمل اور ریگستانوں میں پانی اور ہوا کے عمل کو بھی متاثر کرتی ہے۔ مٹی کی زرخیزی، کھاد اور خودرو نباتات کے وجود میں بھی اس کا بڑا حصہ ہے۔ پاکستان میں جو پودے بہت پھلتے پھولتے ہیں افریقہ کے صحرائے اعظم میں اچھی طرح پھل پھول نہیں سکتے۔ ایشیا کے بعض علاقے زندگی گزارنے کے لیے بہت موزوں ہیں۔ بعض کم، بعض علاقوں میں روزی پیدا کرنے کے لیے زیادہ محنت کرنی پڑتی لیکن بعض علاقوں میں سارا سال محنت کر کے بھی اتنا اناج پیدا نہیں ہوتا کہ انسان پیٹ بھر کر روٹی کھا سکے۔

غیر طبعی ماحول کے اثرات (Effects of Non-Physical Environment)

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہو گیا ہے کہ طبعی ماحول کا اثر انسانی زندگی پر کس قدر پڑتا ہے۔ لیکن غور کرنے کے بعد یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ غیر طبعی ماحول کا اثر کچھ کم نہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ نسل انسانی، مذہب، حکومت اور آبادی کی تقسیم کا بھی ملک کی اقتصادی حالت پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ گوری نسل کے لوگ صنعت وحرفت اور تجارت میں سب نسلوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ان کے بعد زرد نسل کے لوگوں کو درجہ حاصل ہے۔ لیکن کالی نسل کے لوگ ہر لحاظ سے پسماندہ ہیں۔

مذہبی اصول اور پابندیاں بعض پیشوں کے اختیار کرنے میں حائل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بدھ مذہب جانوروں کی حفاظت کی پرچار کرتا ہے۔ ان کے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے اس مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ جانوروں کو گوشت اور اُون کی صنعت کے لیے نہیں پالتے۔ مذہب اسلام میں سودی کاروبار جائز نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے بینکوں کی قسم کے مالی ادارے قائم کرنے میں اسلامی ممالک یقیناً پیچھے رہیں گے۔ ہندوستان میں ذات پات کی تقسیم کے مسئلہ نے ان کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر فرقے کے فرائض الگ الگ ہیں۔ چنانچہ جہاں مزدوروں کی تعداد کم ہو گی وہاں صنعتی ترقی کی گنجائش بھی کم ہو جاتی ہے۔

اچھی حکومت کا اثر ملک کی تجارت پر ہمیشہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اگر ملک میں لاقانونیت اور بدنظمی پھیلی ہوئی ہو تو اس کی اقتصادی حالت

دِگرگوں ہوجاتی ہے اور ملک کے قدرتی ذرائع کا پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ لہٰذا صنعتی سرگرمیوں کو ترقی نہیں دی جاسکتی اور ملک کی تجارت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

اکثر حالات میں دیکھا گیا ہے کہ آبادی کی کم و بیش تقسیم کے سبب مختلف علاقوں میں لوگوں کے پیشے مختلف ہوتے ہیں۔ گنجان آباد علاقوں میں لوگوں کے پیشے زیادہ تر زراعت اور دستکاری ہوتے ہیں۔ معدنیات کی کثرت کے باوجود کسی علاقے کو صنعتی ترقی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ آبادی گنجان نہ ہو کیونکہ وہاں مزدوروں اور سرمائے کی کمی رہتی ہے۔ کم گنجان آباد علاقوں میں عام طور پر لوگ بھیڑیں اور بکریاں پال کر گزارہ کرتے ہیں۔

سوالات

1- طبعی ماحول کا تصوّر مثالیں دے کر واضح کیجیے۔

2- تفصیل سے بیان کیجیے کہ مختلف طبعی عوامل انسانی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

3- مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیے:

(ا) آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثر

(ب) غیر طبعی ماحول اور انسان

(ج) کوہستانوں اور میدانوں کی خصوصیات اور فوائد

4- خالی جگہ پُر کیجیے۔

(ا) امریکہ کی ریاست.................... میں لوگوں کا زیادہ پیشہ صنعت شیر ہے۔

(ب) دکن کے دریا سردیوں میں.................... ہوجاتے ہیں۔

(ج) برطانیہ کا ساحل.................... ہے اور ملک کا کوئی حصہ بھی.................... سے زیادہ فاصلے پر نہیں۔

(د) ابتدائی تہذیب کے مراکز.................... ہیں۔

(ہ) ہندوستان کے لوگوں کو.................... کی تقسیم نے چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔